Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے وعدے انہی کے حق میں پورے ہونگے جو اپنے اعمال میں نیک تبدیلی لائیں گے

اپنے اعمال کا امتحان اس طرح کریں کہ کیا میرا رخ ادنیٰ حالت سے اعلیٰ حالت کی طرف ہے یا نہیں

روزنامہ الفضل ربوہ
خطبہ نمبر ۲۱
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۵/۴۰ | منگل ۲ ربیع الثانی ۱۴۱۱ھ، ۲۳ اخاء ۱۳۶۹ ہش، ۲۳ اکتوبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۹۱

اپنے اعمال کی اس طرح نگرانی کریں کہ دوسروں کیلئے ٹھوکر کا موجب نہ بنیں

جماعت احمدیہ کے حق میں خدا کے وعدے پورے ہونے کے دن قریب آرہے ہیں اسلئے لازم ہے کہ ہم اپنی اصلاح کیطرف پہلے سے بڑھکر متوجہ ہوں

خطبہ جمعہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز — بتاریخ ۲۷ وفا ۱۳۶۹ ہش (۲۷ جولائی ۱۹۹۰ء) بمقام اسلام آباد۔ برطانیہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کی آیات ۲۵۷ - ۲۵۸ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

عملی نفاق کیا ہے؟

"یہ آیات جو سورہ بقرہ سے لی گئی ہیں، ان کا ترجمہ یہ ہے کہ دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں۔ ہدایت کجی سے کھل کر واضح ہو چکی ہے۔ پس جو شخص بھی طاغوت کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لائے، اس کا ہاتھ گویا ایک ایسے مضبوط کڑے پر جا پڑا ہے، ایک مضبوط کڑے پر پڑ چکا ہے اور اسے مضبوطی سے تھام چکا ہے کہ جس کے لئے ٹوٹنا نہیں اور اللہ تعالیٰ بہت ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ یقیناً اُن لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے۔ وہ ان کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالتا ہے اور وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا اُن کے دوست شیاطین ہیں جو انہیں روشنی سے اندھیروں کی طرف نکالتے رہتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو آگ والے ہیں اور اس آگ میں وہ ہمیشہ پڑے رہیں گے۔

جب بھی ہم آجکل منافق کا لفظ سُنتے ہیں تو ذہن میں بالعموم اعتقادی منافق ہی آتا ہے اور منافق کا جو عام تصوّر ذہن میں اُبھرتا ہے وہ یہ ہے کہ کوئی شخص بظاہر ایمان لا رہا ہو لیکن درحقیقت ایمان نہ لاتا ہو اور کسی لالچ کی وجہ سے یا کسی شرارت کی نیّت سے وہ ایمان لانے والے گروہ میں داخل ہوا ہو اور اپنے مفادات کی خاطر یا (ایمان والوں) کی جماعت کو نقصان پہنچانے کی خاطر ایمان کے پردے میں چھپا ہوا کافر ہو۔ منافق کی یہ تعریف بھی درست ہے اور قرآن کریم سے قطعی طور پر ثابت ہے لیکن اس کے علاوہ بھی منافقین کا ذکر ملتا ہے۔ قرآن کریم میں بھی اور احادیثِ نبویہؐ میں بھی۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ منافقین کی ایک اور قسم ہے جو اعمال کے منافق ہوتے ہیں۔ یعنی عقائد کے لحاظ سے جب وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے تو ایمان لاتے ہیں لیکن اُن کی عملی زندگی میں ایسے اعمال جو صالح نہیں ہیں وہ روزمرّہ اُن کی زندگی کا حصّہ بنے رہتے ہیں اور (صاحب ایمان) ہوتے ہوئے بھی اُن کے اعمال میں کافرانہ اعمال شامل ہو جاتے ہیں۔ پس یہ دوغلا پن یعنی (صاحب ایمان) ہوتے ہوئے بھی کافروں کے سے اعمال بجا لانا، یہ بھی ایک نفاق ہے جسے ہم عملی نفاق قرار دے سکتے ہیں۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے چار قسم کے دل بیان فرمائے اور اس حدیث نبویؐ میں بہت کھول کر ان چار قسموں کو الگ الگ کر کے دکھایا گیا ہے یعنی وہ لوگ جو کافر ہیں، وہ لوگ جو مؤمن ہیں اور وہ لوگ جن کی بیچ کی حالت ہے اور وہ لوگ بھی پھر دو قسموں میں منقسم ہیں۔ ایک وہ جن کا میں نے اوّل طور پر ذکر کیا اور ایک وہ دوسرے جو بین بین کی حالت میں ہیں یعنی ایمان لاتے ہوئے بھی ان کے اعمال مومنوں کے سے اعمال نہیں بن سکے۔ ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ یہ مسند احمد بن حنبلؒ سے لی گئی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ انسانی دل چار قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک مصفّیٰ شفاف تلوار کی طرح سُتا ہوا۔ خدمتِ دین کے لئے تیار اور دوسرا وہ دل ہوتا ہے کہ اس پر غلاف چڑھا ہوا ہوتا ہے اور غلاف بھی وہ جو خوب بندھا ہوا ہو اور تیسرا وہ دل جو اوندھا رکھا ہوا ہو اور چوتھا وہ دل جو ٹیڑھا رکھا ہوا ہو یا پتھروں کے نیچے دبا ہوا ہو۔ وہ جو پہلا دل ہے یعنی صاف، وہ تو مومن کا دل ہے۔ اس کا دیا وہ نور ہے جو اس کے دل میں پیدا ہوا ہے اور وہ دل جو غلاف میں بند ہے کافر کا دل ہے کہ صداقت اس کے اندر نہیں جاتی اور کفر باہر نہیں نکلتا اور اوندھا رکھا ہوا دل منافق کا دل ہے جو پہلے صداقت کو مان لیتا ہے۔ پھر اس کا ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔ اور وہ دل جو ٹیڑھا رکھا ہوا ہے یا پتھروں میں دبا ہوا ہے وہ اس شخص کا دل ہے جس میں ایمان اور نفاق دونوں پائے جاتے ہیں۔ اس کے ایمان کی حالت تو اچھی سبزی کے مشابہ ہے جسے پانی مل رہا ہو اور اس کے نفاق کی حالت ایک زخم کی سی ہے جس سے خون اور پیپ بہہ رہے ہوں پھر اُن دونوں سے جو حالت غالب آجائے وہ اسی گروہ میں

مسلسل صفحہ ۲ پر

اخبار احمدیہ

ربوہ: حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت سیّدہ موصوفہ کی صحت اعجازی رنگ میں بہتر ہو رہی ہے۔ حضرت بیگم صاحبہ احباب جماعت کی دعاؤں کا شکریہ ادا کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ موصوفہ کو کامل صحت عطا کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صـ۱ سے آگے

شامل ہو جاتا ہے۔

اپنے اعمال سے خبردار اور نگران رہیں

پس آج میں اس قسم کے منافقین کا ذکر کر کے جماعت کو اپنے اعمال سے متعلق نگران اور خبردار رہنے کی تلقین کرنا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ کافر تو بالکل الگ ہیں اور (ایمان والے) بالکل الگ ہیں اور بیچ کی حالت میں دو قسم کے منافقین ہیں ایک وہ جو عقیدے کے لحاظ سے کافر ہوں اور عملاً (ایمان والوں) کے لبادے میں (ایمان والوں) کی جماعت میں خفیہ طور پر داخل ہو چکے ہوں یا پہلے ایمان لائے ہوں اور پھر منکر ہو چکے ہوں اور بعض مشکلات کی وجہ سے اور بعض مصالح کی وجہ سے وہ کھلم کھلا انکار کر کے کفر کی طرف واپس لوٹ نہ سکتے ہوں اور آخری قسم وہی ہے جن کے اعمال آج تک درست نہیں ہو سکے۔ ایمان بھی ہے اور اس کے ساتھ بد اعمالیاں بھی ہیں اور مل جُل کر یہ دونوں بیک وقت ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔ یہ حالت خطرے سے خالی نہیں ہے۔ اور جیسا کہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے نتیجہ نکالا کہ اس دوران کسی ایک حالت کو فتح ہو گی اور مرنے سے پہلے ایسا شخص یا ایک طرف کو ڈھک جائے گا یا دوسری طرف الٹ کر واضح طور پر اُس کا انجام یا کفار پر ہو گا یا مومنین پر اور بین بین کی حالت ہمیشہ باقی نہیں رہتی۔ پس وہ (ایمان والے) جن کے اعمال میں کمزوری ہو اُن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اعمال کی مسلسل اصلاح کرتے رہیں اور قرآن کریم نے ہمیں بتایا ہے کہ یہ اصلاح انسان کے اپنے بس کی بات نہیں جب تک ولایت نصیب نہ ہو اُس وقت تک یہ اصلاح ممکن نہیں ہے۔ چنانچہ ولایت کی جستجو ضروری ہے۔ ولایت کے متعلق بھی یہ خیال ہے کہ وہ شخص جو بہت پہنچا ہوا بزرگ ہو اُسے ہی خدا تعالیٰ کی ولایت نصیب ہوتی ہے یہ درست نہیں ہے۔ اس کو بھی ولی کہتے ہیں لیکن ہر ایمان لانے والے کو جو سچے دل سے ایمان لاتا ہے ایک طرح خدا تعالیٰ کی ولایت نصیب ہو جاتی ہے اور اسی کے متعلق یہ آیتِ قرآنی ہے جس کی میں نے تلاوت کی........ وہ لوگ جو ایمان لے آئے ہیں وہ تو اندھیروں سے نکل آئے پھر ان کے متعلق یہ کہنا کیا معنی رکھتا ہے کہ وہ لوگ جو ایمان لے آئے اللہ اُن کا دوست بن جاتا ہے اور اُن کو اندھیرے سے روشنیوں کی طرف نکالتا رہتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایمان لانے کے ساتھ ہی اعمال کی پوری اصلاح نہیں ہوا کرتی۔ بلکہ خلوص دل سے ایمان لانے والوں کو صرف یہ امتیاز اور یہ سعادت نصیب ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ اُن کی مدد فرماتا رہتا ہے۔ اور ان کو رفتہ رفتہ کفر کے حالات سے نکال کر ایمان کے حالات ان کو عطا کرتا رہتا ہے یعنی عملی زندگی میں بھی اُن کو اندھیروں سے روشنی کی طرف منتقل فرماتا رہتا ہے اور اعتقادی لحاظ سے بھی ان کو پہلے کی نسبت زیادہ بصیرت اور زیادہ واضح یقین کی حالت عطا فرماتا ہے اور علم الیقین کو حق الیقین میں بدلتا رہتا ہے۔ یہ وہ کیفیت ہے جس کو سمجھنے کے بعد ہر (ایمان والے) کو اپنی فکر کرنی چاہیئے اور اپنے اعمال کا اس طرح امتحان لینا چاہیئے کہ کیا میں وہ ایمان لایا ہوں جس کے نتیجے میں خدا میرا ولی بن چکا ہو۔ اور کیا دن بدن میرا رُخ ادنیٰ حالت سے اعلیٰ حالت کی طرف ہے یا نہیں ہے۔ چنانچہ جب اس پہلو سے ہم ایمان والوں کی جماعت پر نظر ڈالتے ہیں تو اگرچہ بد اعمالیاں کسی نہ کسی رنگ میں ہر اس سالک کی زندگی میں پائی جاتی ہیں جو نیکی کی طرف یا خدا کی طرف حرکت کر رہا ہے اور بد اعمالیاں اُن منافقین میں بھی پائی جاتی ہیں جن کے اندر کچھ اخلاص کی کمی کی وجہ سے یا اور ایسی بدیوں کی وجہ سے اُن کے ایمان زخم خوردہ ہو چکے ہوتے ہیں۔ اور اگرچہ (ایمان والے) رہتے ہیں لیکن اس کے باوجود بدیوں کی طرف ان کا رجحان بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پس (ایمان والوں) کی سوسائٹی میں اس قسم کی حالت کے انسان آپ کو ہر جگہ دکھائی دیں گے لیکن ان دونوں حالتوں پہ نفاق کا لفظ اطلاق نہیں پاتا۔ یہ مضمون میں آپ پہ اچھی طرح کھولنا چاہتا ہوں۔ کچھ ایسے (صاحب ایمان) بھی ملیں گے جن کے اعمال کمزور ہیں لیکن اُن کو خدا کی ولایت نصیب ہوتی ہے۔ کچھ ایسے (صاحب ایمان) بھی نظر آئیں گے یا (ایمان والوں) کی سوسائٹی میں ایسے لوگ بھی داخل دکھائی دیں گے جن کے اعمال کمزور ہیں لیکن انہیں اللہ کی ولایت نصیب نہیں ہے۔ ان دونوں کے درمیان ایک بہت بڑا فرق ہے اور فرق یہ ہے کہ وہ لوگ، وہ (ایمان والے) جو کمزور اعمال ہیں مگر ولایت نصیب ہے وہ دن بدن سدھرتے چلے جاتے ہیں اور (ایمان والوں) کی جماعت میں وہ لوگ جن کے اعمال کمزور ہیں لیکن ولایت نصیب نہیں ہے وہ دن بدن پہلے سے زیادہ گندی اور ابتر حالت کی طرف منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اس نکتے کا عرفان حاصل کر کے حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے صحابہ نے اپنی گہری چھان بین کی اور ہر ایک ان میں سے خوفزدہ رہنے لگا۔ کہ ہمارے نفاق کی کیا حالت ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت حنظلہؓ، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں تو منافق ہو گیا ہوں، اور اپنے متعلق سخت خوف کا اظہار کیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے پوچھا کہ کیوں تمہیں خوف ہے کہ تم منافق ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں جب حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے پاس ہوتا ہوں تو میرے دل کی اور کیفیت ہوتی ہے اور جب میں اُن سے الگ ہوتا ہوں تو میرے دل کی کیفیت اور ہو جاتی ہے اور میں کمزوریوں میں مبتلا ہو جاتا ہوں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ میرا بھی یہی حال ہے۔

اب دیکھیں کہ صدیقیت سے بالا مقام نبوت سے نیچے اور کوئی نہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ جواب دینا دراصل نفاق کی نہیں بلکہ صدیقیت کی نشانی ہے۔ آپ اس مضمون کو خوب اچھی طرح سمجھتے تھے کہ ہر مؤمن میں دو قسم کی حالتیں جاری و ساری رہتی ہیں۔ اور دونوں کے درمیان ایک مستقل جد وجہد اور لڑائی رہتی ہے۔ کبھی روشنی نمایاں ہو جاتی ہے، کبھی اس روشنی میں سائے پڑنے شروع ہو جاتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ شخص منافق ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی مدد اور خدا تعالےٰ کی ولایت کے ساتھ ایسا شخص جب ان باتوں کا عرفان پا لیتا ہے تو مسلسل اس کی حرکت اندھیروں سے روشنی کی طرف ہوتی چلی جاتی ہے اور یہاں اندھیروں سے مراد کفر نہیں ہے بلکہ ایمان لانے والوں پہ کفر کے معنوں میں اندھیرے کا اطلاق ہو ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے........ پس مؤمن کفر کے اندھیروں میں نہیں ہوتے۔ مراد یہ ہے کہ خدا کا نور چونکہ لامتناہی ہے اس لئے خدا تعالیٰ کی طرف حرکت دراصل اندھیروں سے نور کی طرف حرکت کا نام ہے اور ہر اگلے قدم پہ نور کو ایک نئی چلا نصیب ہوتی ہے اور اس کے مقابل پہ پچھلی حالت اندھیرے دکھائی دینے لگتی ہے اور وہ لوگ جو خدا کی طرف حرکت کرتے ہیں اور ہزارہا بلکہ لاکھوں خدا کرے کہ احمدیوں میں ایسے ہوں۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ مضمون ہر انسان کی ذات پہ صادق آتا ہے۔ جوں جوں وہ ایمان اور تقویٰ میں ترقی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت سے اپنی حالت سدھارتا چلا جاتا ہے جب وہ پچھلی حالت کی طرف دیکھتا ہے تو یوں محسوس کرتا ہے کہ گویا اُسے اندھیروں سے روشنی نصیب ہوئی ہے۔ اندھیری رات میں سائے دار جگہ سے اگر آپ چاندنی کی طرف باہر نکل آئیں تو آپ کو یوں محسوس ہو گا کہ آپ کو ہر قسم کی روشنی میسّر آگئی اور اس سے بڑھ کر اور روشنی کیا ہو گی مگر وہ چاندنی رات جب صبح کی طرف منتقل ہوتی ہے اور پو پھوٹتی ہے تو انسان سمجھتا ہے کہ اس چاندنی کی تو کوئی حیثیت نہیں تھی۔ اب روشنی نصیب ہوئی ہے اور جب سورج طلوع ہوتا ہے تو ابتداء میں انسان یہ سمجھتا ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا روشنی ہو گی لیکن جب وہ نصف النہار تک پہنچتا ہے تو روشنی کی کیفیت اور ہو جایا کرتی ہے۔ سورج کا نور تو محدود ہے۔ اس کے باوجود نسبتی لحاظ سے اندھیروں سے روشنی کی طرف آنے کا ہم روزانہ مشاہدہ کرتے ہیں۔ خدا کا نور تو لامحدود ہے اس لئے وہاں اندھیروں سے روشنی کا سفر ایک جاری و ساری سفر ہے اور ہر ایمان لانے والے کو اس معاملے میں خدا تعالیٰ سے ملتجی رہنا چاہیئے، بمنت دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اے خدا ہم ایمان لے آئے ہیں۔ پس اب ہمیں اپنے وعدے کے مطابق اندھیروں سے روشنی میں منتقل فرما اور یہی وہ تلقین ہے جو دوسرے لفظوں میں لیکن اسی مضمون پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے خدا تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں فرمائی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہمیں یہ دعا سکھاتا ہے کہ........ اے ہمارے ربّ! ہم نے ایک پکارنے والے کی پکار کو سُنا۔ ایک صَدا دینے والے کی صدا کو سُنا اور وہ یہ اعلان کر رہا تھا کہ اپنے ربّ پر ایمان لے آؤ........ پس ہم ایمان لے آئے لیکن یہاں ہمارا سفر ختم نہیں ہوتا........

پس اے ہمارے ربّ! اب ہمارے گذشتہ گناہوں کو بخش دے........ اور ہماری برائیاں دُور کرنی شروع کر دے۔ پس ایمان لاتے ہی برائیاں دُور نہیں ہوا کرتیں بلکہ ایمان لانے کے بعد انسان کو یہ سعادت نصیب ہو جاتی ہے کہ خدا کی مدد سے اس کی برائیاں دُور ہونا شروع ہو جاتی ہیں، اگر وہ خدا سے مدد مانگتا رہے اور باشعور طور پر خود اپنے نفس کی نگرانی کرے۔

چنانچہ فرمایا........ اور (ایمان والے) کا یہ سفر موت تک جاری رہتا ہے۔ فرمایا: ہمیں اس حالت میں وفات دینا کہ تیرے نزدیک ہم ابرار میں شامل ہو چکے ہوں۔ پس ہر (ایمان والے) کا اندھیروں سے روشنی کی طرف سفر موت تک جاری رہتا ہے۔ اس کے بعد یہ دعا سکھائی........ (سورہ آل عمران: آیات ۱۹۴-۱۹۵) کہ اے ہمارے ربّ! ہم تجھ سے اب یہ التجا کرتے ہیں کہ ہمارے حق میں وہ سارے وعدے پورے فرما دے جو تُو نے گذشتہ رسولوں کو ہمارے متعلق عطا فرمائے تھے اور قیامت کے دن ہمیں رسوا اور ذلیل نہ کرنا اور ہم جانتے ہیں کہ تُو سچے وعدوں والا ہے اور کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعمال کی اصلاح وعدوں کی طلب سے مشروط ہے

ان دونوں مضامین کا آپس میں گہرا تعلق ہے کیونکہ فتح سے پہلے یعنی بیرونی فتح سے پہلے نفس پر فتح حاصل کرنا بہت ضروری ہے، اسی لیئے خدا تعالیٰ نے اِن دعاؤں کو اس ترتیب میں رکھا۔ پہلے نفس پر فتح کی دعا سکھائی۔ ہم ایمان لے آئے۔ ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں، گذشتہ گناہوں سے بخشش فرما اور آئندہ مسلسل ہماری اصلاح فرماتا رہ اور ہماری بدیاں دُور کرتا رہ یہانتک کہ ہم تیری نظر میں ابرار میں شامل ہو چکے ہوں اور اس حالت میں ہمیں موت دینا۔ جب یہ دعا مکمل طور پر (ایمان والے) کے حق میں سُنی جاتی ہے، جب وہ اپنے نفس پر کامل طور پر فتح یاب ہو جاتا ہے تو پھر وہ یہ حق رکھتا ہے کہ خدا سے اُن وعدوں کے پورا کرنے کی دعا کرے جو مومنوں کی فتح کے وعدے گذشتہ انبیاء کو عطا کئے گئے تھے اور بغیر پہلی دعا کی قبولیت کے دوسری دعا کی قبولیت ممکن نہیں ہے اور اگر پہلی دعا کی قبولیت کے بغیر دوسری دعا قبول ہو جائے تو دنیا کے لئے بھلائی کا موجب نہیں بلکہ سخت نقصان کا موجب ہوگی۔ کیونکہ وہ لوگ جو ایمان کے باوجود اپنی بدیاں ترک نہیں کر سکتے وہ اگر دنیا کے سردار بنا دیئے جائیں تو تمام دنیا کے لئے اس میں خوشخبری نہیں بلکہ ہلاکت کا پیغام ہے۔ پس دیکھئے قرآن کریم نے کس فصاحت و بلاغت کے ساتھ اور کس گہری حکمت کے ساتھ ایسی دعائیں ہمیں سکھائیں جن دعاؤں میں یہ مضمون نہایت ربط کے ساتھ اور اپنے مرتبہ اور مقام کے مطابق آگے بڑھتا ہے اور ہمیں یہ سبق دے دیا گیا کہ اگر تم نے اپنے اعمال کی اصلاح نہ کی تو خدا سے اُن وعدوں کی طلب نہ کرنا جو وعدے تمہارے حق میں پہلے انبیاء کو دیئے گئے ہیں۔ پھر یہ دعا سکھائی کہ اے خدا! قیامت کے دن ہمیں ذلیل و رُسوا نہ کرنا۔

ایمان والوں کو ذلیل و رسوا کرنے کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے وہ پہلی آیت نے حل کر دیا۔ اگر ایمان کے بعد اخلاقی اور عملی حالت میں کوئی اصلاح پیدا نہ ہو تو پھر ایسے لوگوں کے حق میں دوسرے وعدے بھی پورے نہیں ہوتے اور ایسے لوگ قیامت کے دن رسوا اور ذلیل کئے جائیں گے۔ لیکن خدا کے وعدے جھوٹے نہیں ہوں گے۔ یہاں ایک اور مضمون بھی کھول دیا گیا کہ خدا تعالےٰ نے فتح کے جو وعدے عطا فرمائے ہیں وہ سب مشروط وعدے ہیں۔ یہ وہ جماعت ہے یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی جماعت جس کے حق میں قرآن کریم کی ان آیات کی روشنی میں ازل سے انبیاء کو بہت بڑی بڑی خوشخبریاں عطا کی گئیں۔ اور یکے بعد دیگرے تمام انبیاء اُن آنے والے دنوں کی خوشخبریاں دیا کرتے تھے جب کہ خاتم الانبیاء حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کل دنیا اور نبیوں کے سردار کے طور پر ظاہر ہوتے تھے۔ اور آپ نے متقیوں کی ایک جماعت پیدا کرنی تھی۔ اتنے قطعی وعدوں کے باوجود خدا تعالیٰ نے یہ بات خوب کھول دی کہ یہ وعدے اُنہیں لوگوں کے حق میں پورے ہونگے جو پہلے ایمان کے بعد اپنے اعمال میں نیک تبدیلیاں پیدا کرنی شروع کریں کیونکہ یہ وعدے ہمیشہ مشروط ہوا کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی قوم یا کسی قوم کے بعض افراد ایسا نہ کر سکیں گے تو قیامت کے دن ذلت اور رسوائی سے بچ نہیں سکیں گے۔ اور خدا پر یہ شکوہ کرنے کا اُن کو کوئی حق نہیں ہوگا کہ تُو نے انبیاء کی زبان سے ہمیں یہ خوشخبریاں عطا کی تھیں، اس سے زیادہ پختہ وعدے اور کیا ہو سکتے ہیں۔ لیکن پھر کیوں ہم ان وعدوں کے پورا ہونے سے محروم رکھے گئے۔ یہ شکوہ ایسے لوگوں کو کرنے کا کوئی حق نہیں جو ایمان کے بعد اپنی اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ پس جماعت احمدیہ کو چونکہ اب دنیا میں عظیم غلبے عطا ہونے والے ہیں اور جماعت احمدیہ کے حق میں گذشتہ انبیاء کے وعدے پورے ہونے کے دن قریب آ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ اس پہلو سے لازم ہے کہ ہم اپنی اصلاح کی طرف پہلے سے بڑھ کر متوجہ ہوں۔

اس مضمون کا خیال کل مجھے ملاقاتوں کے دوران آیا اور جب میں نے پھر کر پاکستان سے آنے والے مہمانوں کا جائزہ لیا تو اس وقت مجھے اس طرف توجہ ہوئی کہ اس مضمون کی اہمیت کے پیش نظر اس اہم جمعہ کے موقعہ پر جبکہ تمام دنیا سے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ (دین حق) کے شیدائی یہاں اکٹھے ہوئے ہیں اُن کو یہ بات سمجھا دوں کہ محض احمدی ہونا کافی نہیں ہے۔ محض ایمان لانا کافی نہیں ہے۔ ایمان اگر سچا ہے تو خدا آپ کا ضرور ولی بنے گا اور اگر خدا ولی بن جائے تو آپ کی ہر آنے والی حالت پہلی حالت سے بہتر ہونی شروع ہو جانی چاہیئے۔ اگر آنے والی حالت آپ کی بہتر نہ ہو اور اعلیٰ حالت سے ادنیٰ کی طرف حرکت کر رہے ہیں تو یاد رکھیں کہ منافقت کی یہ کیفیت قابلِ مؤاخذہ ہے اور اس قسم کے منافق وہ لوگ ہیں جن کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ بالآخر ان کا بد انجام ہوگا اور وہ کافرانہ حالتوں کی طرف لوٹ جائیں گے۔

پاکستان کے احمدیوں کیلئے لمحۂ فکریہ

اس ضمن میں ایک اور بھی فکر مجھے پیدا ہوئی۔ پاکستان سے اس سال جو مخلصین تشریف لائے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کی بھاری اکثریت محض للہ اس سفر کی صعوبت اور سفر کے ایسے اخراجات برداشت کر کے آئی ہے جن کے وہ بظاہر متحمل نہیں تھے اور محض للہ اس جلسے میں شرکت کی غرض سے حاضر ہوئے ہیں تاکہ وہ اپنی دیر کی دیرینہ، کئی سال کی پیاس بُجھا سکیں۔ لیکن انکے ساتھ کچھ ایسے لوگ بھی آ گئے ہیں جو اعمال کے لحاظ سے اپنے مقام پہ بھی، اپنے اپنے دیہات میں بھی کمزور تھے اور عدم تربیت یافتہ تھے۔ بعض ایسے اضلاع ہیں یعنی پاکستان میں پنجاب کے خصوصیت کیساتھ بعض ایسے اضلاع ہیں جہاں تربیت کی کمی محسوس ہوتی ہے اور وہ دیہات جہاں ظاہری طور پر بھی جہالت ہے یعنی علم کی کمی ہے وہاں تربیت کی کمی اور علم کی کمی نے مل کر دہری کیفیت پیدا کر دی ہے جیسے کہتے ہیں کریلا اور نیم چڑھا۔ کریلا ہوتا تو کڑوا ہی ہے لیکن اگر نیم کے درخت پر جو خود بہت کڑوا ہے کریلے کی بیل چڑھا دی جائے تو اس کریلے کی تلخی عام کریلے کی نسبت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ پس ایسے بعض احمدیوں کا یہاں آنا خواہ وہ مرد ہوں یا خواتین ہوں جن کی تربیت میں کمزوریاں رہ گئی ہیں، باہر سے دوسرے آنے والوں کے لئے بھی خطرات پیدا کر سکتا ہے۔ یہاں آنے والے مختلف قسم کے ہیں۔ کچھ ایسے احباب ہیں جو یورپ سے تعلق رکھتے ہیں۔ کچھ امریکہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ کچھ افریقہ سے کچھ مشرقِ بعید سے، مختلف ممالک سے بجوم در ہجوم یا اکا دکا جیسی جیسی کیفیت ہو لوگ یہاں اللہ کی محبت میں چلے آئے ہیں وہ اپنے بھائیوں سے کچھ توقعات بھی لے کے آئے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ اجتماع محض للہ ہے اور محض دین کی خاطر منعقد کیا جا رہا ہے اور وہ چونکہ یقین رکھتے ہیں کہ سب دور دور سے آنے والے تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوں گے اس لئے اگر وہ ہم میں سے بعض کی ایسی کمزوریاں دیکھیں جو (ایمان والوں) کو زیب نہیں دیتیں تو یہ یقیناً ایسے لوگوں میں سے کم فہم لوگوں کے لئے ٹھوکر کا موجب بن سکتا ہے۔ کم فہم کا لفظ مَیں نے اس لئے استعمال کیا کہ (ایمان والے) کے لئے کوئی ٹھوکر نہیں۔ وہ (ایمان والا) جو صاحب فراست ہے، وہ (ایمان والا) جو حقیقت میں کامل روشنی اور کامل نور کے ساتھ خدا پر ایمان لاتا ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ۔۔۔۔۔۔ اس کا تعلق خدا تعالیٰ سے ایسا مضبوط ہو چکا ہوتا ہے کہ وہ کڑا جس پر اس نے ہاتھ ڈالا یعنی ایمان کا کڑا اور تعلق باللہ کا کڑا، نہ وہ کڑا ٹوٹ سکتا ہے نہ اس کا ہاتھ چُھٹ سکتا ہے۔ پس ایسے اعلیٰ صاحب عرفان لوگ جو نسبتاً کم ہوتے ہیں۔ اُن کے لئے تو کسی ٹھوکر کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا مگر بہت سے لوگ ان کے مقابل پر ادنیٰ حالتوں پر ہوتے ہیں اور ابھی ان کا بدیوں سے نیکیوں کی طرف سفر اور اندھیروں سے نور کی طرف سفر اتنا آگے نہیں بڑھا ہوتا کہ وہ مقام محفوظ تک پہنچ چکے ہوں۔ ایسے لوگ بعض اوقات ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ پس وہ لوگ جو اپنی کمزوریاں لے کر باہر نکلتے ہیں اور نئے (ایمان والوں) سے ان کے واسطے پڑتے ہیں بعض دفعہ ان کے لئے بہت بڑے ابتلاء کا موجب بن جاتے ہیں اور یہ ابتلاء کئی قسم سے پیش آتے ہیں۔ مثلاً (نماز کے لئے بلایا جا رہا ہے) نماز کا وقت قریب آ رہا ہے۔ دور دور سے مختلف رنگوں اور نسلوں اور قوموں اور زبانیں بولنے والے لوگ نماز کے لئے کوشاں ہو رہے ہیں۔ کوئی وضو کے لئے لپک رہا ہے۔ کوئی ویسے فارغ ہو کر (بیت الذکر) کی طرف دوڑا چلا جا رہا ہے اور دیکھتا ہے کہ کچھ لوگ جو پاکستان سے آئے ہوئے ہیں وہ اپنی گپّوں میں مصروف ہیں۔ ان کو کوئی پرواہ نہیں کہ خدا کے نام پر ان کو (بیت الذکر) کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ اب وہ ان کی حالت پر سرسری نظر بھی ڈالیں تو وہ سرسری نظر دل پر گہرا اثر ڈال جاتی ہے اور بعض دلوں پر زخم لگا جاتی ہے اور وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ یہ کیسے لوگ ہیں۔ ہم تو ان کے تکروں میں گُھلتے رہے۔ ہم تو ان کے لئے دنیا میں شور مچاتے رہے کہ ہمارے (ایمان والے) بھائیوں کا خیال کرو، وہ خدا کی خاطر خدا کے نام پر اس طرح تکلیف دیئے جا رہے ہیں اور ان کی یہ کیفیت ہے کہ وہ عبادت سے ہی غافل ہیں۔ یہ واقعات عملاً ہوتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ سال کی بات ہے، ایک یورپین مخلص احمدی نے مجھے اسی قسم کا ایک خط لکھا۔ اس نے لکھا کہ مَیں تو تہجد کے لئے بھی اٹھتا تھا اور اپنے بھائیوں کو جگاتا بھی تھا لیکن میرے دل پر بڑا زخم لگ گیا ہے کہ بہت سے پاکستانی جو اسی بیرک میں قیام پذیر تھے۔ جس بیرک میں مَیں ٹھہرا ہوا تھا وہ میرے اٹھانے پر اٹھنا تو درکنار بُرا مناتے تھے اور ناپسندیدگی کا اظہار کرتے تھے۔ پس یورپ کا ایک نیا مخلص احمدی جس نے عیسائیت ترک کی اور (احمدیت) کو قبول کیا، اس کا تو یہ نمونہ تھا اور اس کے مقابل پر جن لوگوں کے متعلق وہ سمجھتا تھا کہ ایمان میں ہم سے بہت آگے ہوں گے اُن کا یہ نمونہ تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے فکر کا اظہار کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دے مجھے یاد آگیا، یہ خط براہِ راست مجھے نہیں لکھا بلکہ مربی سے انہوں نے ان باتوں کا اظہار کیا اور انہوں نے پھر مجھے یہ ساری تفصیل لکھی) بہرحال بات وہی ہے یعنی عملاً واقعہ ایسا ہی ہوا ہے جیسے کہ مَیں نے بیان کیا ہے۔ چونکہ مَیں جانتا تھا کہ وہ مخلص اور نیک ہیں اس لئے اُن کے لئے خصوصیت سے دُعا بھی کی اور اُن کو سمجھانے کا خط بھی لکھا چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس ابتلاء سے وہ ثابت قدم باہر نکل آئے اور کسی قسم کی لغزش نہیں کھائی۔

سخت خطرے کی حالت

لیکن اوّل تو ہر شخص ایک مقام پر نہیں ہوتا اور دوسرے ہر شخص کی بات مجھ تک پہنچتی بھی نہیں اور ہر شخص اپنے وساوس کا اظہار دوسرے سے کرتا بھی نہیں۔ اس لئے بعض خاموش تماشائی ایسے بھی ہوتے ہیں جو اثرات لے کر واپس لَوٹ جاتے ہیں اور کسی دوسرے کو صفائی کا موقعہ نہیں دیتے۔ ایسے لوگوں کے متعلق ہم کیسے فکر کرسکیں گے۔ اس لئے پاکستان سے آنے والے احمدیوں کو خصوصیت کے ساتھ مَیں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے نفاق کی حالت پر نگاہ کریں۔ اگر تو آپ کے نفاق کی حالت وہی ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ ان کو اندھیروں سے لازماً روشنی کی طرف لے آئے گا تو پھر مجھے آپ کے بارہ میں کوئی فکر نہیں ہے۔ لیکن اگر خدا کی ولایت سے خالی ہیں۔ اگر آپ کی بدیاں بچپن سے آپ میں راسخ ہوچکی ہیں اور وقت کے ساتھ بڑھ رہی ہیں اور کم نہیں ہورہیں یا بدیوں کا احساس نہیں رہا۔ وہ شعور نہیں رہا جو شعور انسان کو اپنے اندرُونے سے آگاہ کرتا رہتا ہے تو پھر آپ کی حالت سخت خطرے کی حالت ہے اور یہ حالت تو وہاں بھی خطرے کی تھی اور یہاں بھی خطرے کی ہے لیکن خدا کے لئے اس حالت کو دوسروں کے لئے تو خطرے کا موجب نہ بنائیں۔ خدا کا خوف کریں اور اپنے اعمال کی اسطرح نگرانی کریں کہ اگر کچھ کمزوریاں ہیں تو کم سے کم آپ کی ذات تک رہیں جب تک خدا آپ کو اُن سے نجات نہیں بخشتا اور دوسروں کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ بنیں۔

جہاں تک اِس قسم کے نفاق کا تعلق ہے یہ نفاق بُرا نفاق نہیں بلکہ اچھا نفاق ہے۔ایک انسان بعض دفعہ نفاق کا اظہار کرتا ہے اپنے متعلق غلط تأثرات پیدا کرنے کے لئے، اس وجہ سے کہ انسان اس کو متقی سمجھیں، نیک سمجھیں اس کی عزت کریں اور اسطرح اس کو سوسائٹی سے کچھ فوائد پہنچ جائیں۔ یہ نفاق لازماً بُرا نفاق ہے۔ لیکن ایک انسان کوشش کرکے محض اس لئے اپنے پردے ڈھانپتا ہے کہ لوگوں کے لئے تکلیف کا موجب نہ ہو اور جو نسبتاً بہتر ایمان والے لوگ ہیں ان کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ بنے تو یقیناً یہ نفاق بُرا نفاق نہیں ہے کیونکہ یہ خدا کی خاطر ہے اور اچھی نیّت کے ساتھ کیا جارہا ہے۔ ان باتوں پر غور کرتے ہوئے آپ یہ معلوم کرکے حیران ہوں گے کہ اس قسم کے نفاق (ایمان والوں) کی سوسائٹی میں تو ملتے ہیں کفار کی سوسائٹی میں نہیں ملتے۔ کفار کی سوسائٹی کھلی کھلی ہوتی ہے۔ ان کی بدیاں باہر نکل آتی ہیں۔ اور ساری دنیا کو دکھائی دے رہی ہوتی ہیں اور بعض نافہم یہ سمجھتے ہیں کہ دیکھو یہ لوگ سچے ہیں اور کم سے کم منافق تو نہیں۔ جو کچھ ہے وہ سب کچھ انہوں نے باہر کردیا لیکن وہ یہ بات نہیں سوچتے کہ اُن کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ وہ شیطانوں کے دوست بن چکے ہوتے ہیں اور شیطان مسلسل ان کو روشنی سے اندھیروں کی طرف نکالتا چلا جاتا ہے۔ ایسے لوگ بظاہر نفاق کی بدی سے تو پاک ہوتے ہیں لیکن اس بدی سے پاک ہونے کا نام کفر ہے یعنی اپنی بدیوں پر دلیر ہوچکے ہوتے ہیں۔ اپنی بدیوں سے حیاء مٹ چکی ہوتی ہے۔ کسی قسم کی شرم باقی نہیں رہتی۔ اس لئے نفاق کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اور اس وجہ سے کہ بدیوں کی حیاء نہیں رہی لازماً یہ سوسائٹیاں بد سے بدتر حال کی طرف منتقل ہوتی رہتی ہیں۔ پس وہ تمام سوسائٹیاں جن میں آپ کو یہ نشانی دکھائی دے کہ وہاں بدی کی حیاء مٹ گئی ہے اور حیاء ہٹ جانے کی وجہ سے وہ سوسائٹی دن بدن مزید بدی اختیار کرتی چلی جاتی ہے ایسی سوسائٹی کا قدم ہمیشہ اعلیٰ حالتوں سے ادنیٰ حالتوں کی طرف جاری رہتا ہے اور کوئی ان کو روکنے والا نہیں ہے۔ لیکن (ایمان والوں) کی حالت میں جو نفاق پایا جاتا ہے وہ اَور وجہ سے ہے۔ وہاں (ایمان والوں) کا ایک بڑا طبقہ بدیوں کے باوجود بدیوں کی حیاء رکھتا ہے اور اپنے دل میں گھلتا رہتا ہے اور کڑھتا رہتا ہے اور استغفار کرتا رہتا ہے اور خدا سے بھی شرماتا ہے اور بندوں سے بھی شرماتا ہے۔ اس مضمون کو قرآن کریم نے حضرت آدمؑ کے واقعہ کی شکل میں ہمیں کھول کر دکھایا۔ فرمایا جب آدمؑ سے غلطی ہوئی اور اسے اپنی غلطی کا شعور ہوا تو وہ بھولا انسان خدا سے چھپنے لگا اور جنت کے پتّے اپنی کمزوریوں پر ڈھانپنے لگا۔ تاکہ وہ خدا کی نظر سے پیچھے ہٹ جائے۔ خدا کی نظر سے تو کوئی ہٹ نہیں سکتا۔ خدا کی نظر سے تو کوئی چھپ نہیں سکتا لیکن یہ آدم کی حیاء تھی جو ظاہر کی گئی ہے اور یہی حیاء تھی جو اُس کی بخشش کا موجب بنی۔ پس یہ ریاء نہیں ہے۔ یہ حیاء ہے اور حیاء اور ریاء میں یہی فرق ہے۔ حیاء تو اس سے بھی چھپنے پر آمادہ کرتی ہے جس سے کوئی چھپ نہیں سکتا۔ یہ ایک اندرونی کیفیت کا نام ہے۔

استغفار کا پردہ

پس (ایمان والے) کی سوسائٹی اگر بعض بدیاں بھی رکھتی ہے تو حیاء کے ذریعے وہ پتّوں سے اپنے تن، اپنی کمزوریاں ڈھانپنے کی کوشش کرتی رہتی ہے اور اس کے نتیجے میں نقصان نہیں بلکہ فائدہ پہنچتا ہے۔ دیکھنے والوں کے لئے ٹھوکر نہیں ہوتی اور اپنے لئے وہ حیاء اکسیر کا کام کرتی چلی جاتی ہے اور دن بدن انسان اپنی بدیوں سے خود شرماتا رہتا ہے۔ پس وہ لوگ جو سلوک کی راہوں پر چلنے کے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ بسا اوقات جب بدیاں اُن سے نہیں چھُٹتیں تو وہ کیسے اپنے نفس سے شرمندہ رہتے ہیں۔ حیاء اور ریاء میں یہی فرق ہے۔ ریاء کار کی بدیاں اگر دوسرے کو معلوم نہ ہوں تو اسے کوئی پرواہ نہیں ہوتی اور اس کو کوئی شرم نہیں آتی۔ اس کو صرف اس وقت شرم آتی ہے جب اس کی بدیاں پکڑی جائیں اور غیر اُن کو دیکھ لیں۔ وہ (ایمان والا) جو ریاء نہیں کرتا بلکہ حیاء کرتا ہے اس کو جب کوئی بھی دیکھ نہیں رہا ہوتا تب بھی وہ شرما رہا ہوتا ہے۔ اور اپنی ذات سے شرما رہا ہوتا ہے۔ اپنے خدا سے شرما رہا ہوتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ مَیں اپنے آپ کو کسی طرح چھُپا لوں۔ اسی کا نام استغفار ہے۔ کیونکہ استغفار کا مطلب ہے اپنے آپ کو ڈھانپنا۔ جیسے بعض دفعہ کیڑے جو روشنی برداشت نہیں کرسکتے وہ زمین کو کریدتے ہوئے زمین میں چھپ جاتے ہیں۔ اپنے اوپر مٹی ڈال لیتے ہیں۔ پس ایسے ہی (ایمان والے) جو خدا کے نور سے اس لئے شرماتے ہیں کہ وہ بُد ہیں اور اُن کے اندر کمزوریاں ہیں وہ اپنے اوپر استغفار کے پردے ڈالتے ہیں اور یہی استغفار ہے جو قبولیت کی اہلیت رکھتی ہے اور اس کے نتیجے میں انسان کو سچّی توبہ نصیب ہوتی ہے۔ پس ہمیں اِن معنوں میں اپنی بدیوں کو ڈھانپنا چاہیئے کہ ہمارا ڈھانپنے کا مقصد ریاء کاری نہ ہو بلکہ حیاء ہو اور اس حیاء کے نتیجے میں سچّی استغفار پیدا ہو اور استغفار کے نتیجے میں ہم مسلسل کوشش بھی کریں اور دعائیں بھی کریں۔ پس وہ لوگ جو خصوصیت کے ساتھ اس جلسے میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہیں۔ اپنے اپنے ملک میں ان کی جو بھی حالت تھی یہاں وہ نسبتاً زیادہ احتیاط کریں کہ یہاں حیاء میں کمی دوسروں کے لئے اُن کے ایمان کی ٹھوکر کا موجب بھی بن سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ (ایمان والے) سے جو اعلیٰ تقاضے قرآن کریم رکھتا ہے یعنی خدا نے قرآن کریم کی زبان میں ہمارے سامنے رکھے ہیں ہم اُن تقاضوں کو کامل انکسار کے ساتھ پورا کرنے والے ہوں۔ اور دن بدن ہماری حالت اندھیروں سے نور کی طرف نکلنے والوں کی حالت ہو اور ہر آتے والا دن ہم پہلے کے مقابل پر زیادہ روشنی میں بسر کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

تحریک جدید کے مالی جہاد میں بچّوں کا حِصّہ

تحریکِ جدید کے مالی جہاد میں بچوں کو شامل کرنے کی ہدائت فرماتے ہوئے سیدنا حضرت فضل عمر فرماتے ہیں۔

"مَیں نے کئی دفعہ کہا ہے کہ دوست اپنے بچوں کا بھی چندہ لکھوایا کریں اور ساتھ ہی انہیں بتا دیا کریں کہ یہ تحریکِ جدید کا چندہ ہے تا کہ انہیں ساری عمر یاد رہے اور وہ اپنی اولادوں کو بھی نصیحت کرتے رہیں۔"

(تقریر اجتماع انصار اللہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۶ء)

عہدیداران جماعت احمدی گھرانوں کے سربرستوں کو خصوصاً دیہات میں حضور انور کے اس ارشاد سے آگاہ کرکے بچوں کے بھی نام بنام وعدے حاصل کیا کریں۔

وکیل المال اوّل تحریکِ جدید انجمن احمدیہ ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

رہنمائے سپینش

کتاب : رہنمائے سپینش
مصنف : اقبال احمد نجم۔ بی اے شاہد
سرٹیفکیٹ ان سپینش
میڈرڈ یونیورسٹی۔ سپین
قیمت : پندرہ روپے
ملنے کا پتہ : افضل برادرز گولبازار۔ ربوہ

عام طور پر کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص بڑا قابل ہے۔ وہ اتنی (تعداد بتا کر) زبانیں جانتا ہے۔ لکھتا پڑھتا بھی ہے اور فر فر بولتا بھی ہے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ جو شخص زیادہ زبانیں جانتا ہو وہ مطالعہ بھی زیادہ اور مختلف زبانوں میں کر سکے گا۔ اور علم بھی عام طور پر دوسروں سے زیادہ ہوگا۔ اس بات کی اوروں کو بھی ضرورت ہوگی لیکن شاید سب سے زیادہ اس بات کی ضرورت احمدیہ جماعت کے افراد کو ہے۔ انہیں دنیا کے تمام لوگوں تک پہنچنا ہے۔ اور ہر زبان بولنے والوں سے گفتگو کرنی ہے۔ خاص طور پر جماعت کے مربیوں کو جس ملک میں بھی وہ جائیں وہاں کی زبان سے انہیں واقفیت ہونی چاہیئے۔ اور واقفیت ہونی چاہیئے سے ہماری مراد یہ ہے کہ وہ اس ملک کی زبان بول سکے۔

اب جبکہ وقف عارضی کے سلسلہ میں ہر احمدی کو کسی نہ کسی ملک میں جا کر کام کرنے کے مواقع میسر ہیں۔ اس لئے ہمیں بہت سی زبانوں کی ضرورت ہے کم سے کم اتنا تو ہو کہ کوئی کوئی زبان بولتا ہو اور کوئی کوئی اور حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی جماعت کو اس بات کی تلقین فرمارہے ہیں (جیسا کہ قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر بھی اس کی تلقین فرمایا کرتے تھے کہ دوستوں کو زیادہ سے زیادہ زبانیں سیکھنی چاہئیں)

اس وقت سپین ہمارے لئے خاصی اہمیت رکھتا ہے اور سوویت یونین بھی۔ سپینش زبان سیکھنے کے لئے مکرم اقبال احمد نجم صاحب نے ایک کتاب رہنمائے سپینش شائع کی ہے۔ سو صفحات کی یہ کتاب سپین کی زبان سیکھنے میں مددگار ہو سکتی ہے۔ اور چونکہ ایک پاکستانی نے یہ کتاب تالیف کی ہے اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ ہمارے مزاج کو مدّنظر رکھ کر لکھی گئی ہے۔ ہم احباب جماعت کی خدمت میں گذارش کریں گے کہ یہ مختصر سی کتاب ضرور خریدیں اور اس سے استفادہ کرتے ہوئے سپین کی زبان بولنے کے قابل ہو جائیں۔

خدا جانے آپ میں سے کب کسی کو سپین جانے کا موقع مل جائے! (ن۔ س)

گندم کی زیادہ پیداوار کیلئے سفارشات

ملکی خوراک کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ پیداوار فی ایکڑ زیادہ سے زیادہ حاصل کی جائے اور قیمتی زرِ مبادلہ بچایا جائے۔ کاشت کا موسم شروع ہو رہا ہے لہذا احباب کی توجہ اور راہنمائی کے لئے چند ضروری امور درج ذیل ہیں۔

۱۔ قسم :- چھوٹے قد کی بہترین قسم پاک ۸۱ ہے۔ اس کو استعمال کیا جائے۔

۲۔ وقت کاشت :- ۲۵؍ اکتوبر سے ۵ نومبر بہترین وقت ہے۔

۳۔ شرح بیج :- بہتر پیداوار حاصل کرنے کے لئے ۶۰ سے ۸۰ کلوگرام فی ایکڑ

۴۔ طریق کاشت :- کاشت بذریعہ ڈرل یعنی ربیع ڈرل۔ ٹریکٹر ڈرل یا بذریعہ پور۔

۵۔ بیج کو دوائی لگانا :- کاشت سے پہلے بیج کو دوائی بینلیٹ یا وائٹا ویکس بحساب ایک گرام فی کلوگرام بیج۔

۶۔ کھادیں :- درج ذیل حساب سے کھادوں کا استعمال کیا جائے۔

کھاد	بوریاں فی ایکڑ		
	بوقت کاشت	پہلے پانی پر	دانہ بننے کے وقت
ایس۔ ایس۔ پی۔	۵	—	—
پوٹاش	۱	۱	۱
نائٹروجن	۱	۲	۲

۷۔ جڑی بوٹیاں :- فصل میں جڑی بوٹیوں کو تلف کیا جائے۔ بار ہیرو چلایا جائے اور اگر ضرورت ہو تو دوائی استعمال کی جائے۔

۸۔ آبپاشی :- اگر ممکن ہو تو ڈبل رونی کی جائے۔ اس طرح نمکیات حل ہو کر نیچے زیرِ زمین چلے جائیں گے تو اگاؤ اچھا ہو گا۔ پہلا پانی ۱۸؍ ۲۰ دن کے بعد دیا جائے۔ دوسرا تیسرا پانی حسب ضرورت۔ جب سٹوں میں دانے بننے شروع ہوں تو پانی کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا خیال رکھا جائے۔

امید ہے کہ کاشتکار و زمیندار احباب ان باتوں کو مدِّنظر رکھیں گے اور بفضلِ تعالیٰ بہترین پیداوار حاصل کریں گے۔

اللہ تبارک تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کی مساعی حسنہ کو بابرکت فرماوے اور زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل ہو۔

شذرات

نون۔ سین

تشدد آمیز حملے

جنگ اپنی جگہ پر خطرناک اور بھیانک قسم کا واقعہ ہوتی ہے لیکن اس میں کم از کم یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ دونوں فریق آمنے سامنے ہو کر لڑ رہے ہیں اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی پوری پوری کوشش میں مصروف ہیں لیکن جب مزاحمتی گروپ دوسروں پر حملہ کرنے اور انکی املاک کو تباہ کرنے کا بیڑا اُٹھاتے ہیں تو کوئی نہیں جانتا کہ ان کا شکار کہاں سے ان کے ہاتھ آئے گا وہ کس جگہ حملہ کریں گے اور کسے موت کے گھاٹ اتار دیں گے فلسطینیوں کے ایک گوریلا لیڈر جس کا نام "ابو ندال" ہے (اور امریکہ کے خیال کے مطابق یہ دہشت پسند دنیا میں سب سے زیادہ خطرناک ہے) اس نے سعودی عرب اور دوسری عرب ریاستوں کو متنبہ کیا ہے کہ اس گروپ کے لوگ حملہ کی تیاریاں کر رہے ہیں یہ کس کس کو نشانہ بنائیں گے اور کب اور کہاں بنائیں گے یہ وہ باتیں ہیں جن کا قبل از وقت علم نہیں ہو سکتا۔ مصر کی حکومت کے اپنے اخبار الاہرام نے بتایا ہے کہ قاہرہ نے عرب ممالک اور خاص طور پر سعودی عرب کو اس بات سے آگاہ کیا ہے کہ ابو ندال گروپ نے تشدد پسند لوگوں کو ان ریاستوں میں حملے کر کے نقصان پہنچانے کے لئے بھیج دیا ہے مصر کی نیوز ایجنسی نے یہ بھی بتایا ہے کہ حکومت نے پانچ مزید فلسطینیوں کو گرفتار کیا ہے جن کا تعلق اسی گروپ سے ہے۔ انہوں نے اپنی سیکورٹی کے ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ان لوگوں کے پاس ہتھیار بھی تھے اور کیمیاوی مادے بھی اور یہ ایسی جگہوں پر حملہ کرنا چاہتے تھے جہاں زیادہ تر ٹورسٹ دیکھنے میں آتے ہیں یا پبلک کے ایسے چوک جہاں زیادہ تعداد میں لوگ جمع ہوتے ہیں۔ ان لوگوں سے پوچھ گچھ تو شروع ہو چکی ہے لیکن اس بات کا امکان بہت کم ہے کہ تمام حالات سے آگاہی ہو سکے گی گذشتہ فروری میں انہوں نے ایک اسرائیلی ٹورسٹ بس پر حملہ کر کے ۸ اسرائیلیوں اور ۲ مصریوں کو ہلاک کر دیا تھا اِس سے پہلے بھی بعض فلسطینیوں اور عراقیوں کو ایسے ہی الزامات کے تحت حراست میں لیا جا چکا ہے۔ ان کی تعداد ۱۵ ہے اور خاصی پوچھ گچھ کے باوجود ان کی کارروائیوں کے متعلق بہت کچھ پتہ نہیں چل سکا ان پندرہ میں سے ۱۱ تو حراست میں لیئے جا چکے ہیں لیکن باقی ۴ فرار ہو چکے ہیں ان کے خلاف بھی الزامات کی فہرست تیار کر لی گئی ہے بہت سے فلسطینی اور عراقی ایسے ہیں جنہیں حراست میں تو لے لیا گیا ہے۔ لیکن ان کے خلاف الزامات کی فہرست ابھی تک تیار نہیں ہو سکی جہاں تک ایسے لوگوں کی کارروائیوں کا تعلق ہے وہ اچانک اور چھپ کر کرتے ہیں۔

ہم نے شروع میں جنگ کی بات کی ہے۔ جنگ میں تو انسان اس بات کے لئے تیار ہو کے جاتا ہے کہ اسے دوسروں کو مارنا بھی ہے اور خود بھی مرنے کے لئے تیار رہنا ہے مگر جہاں تک تشدد پسند حلقوں کی کارروائیوں کا تعلق ہے کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس پر کہاں اور کس طرح حملہ ہو گا بلکہ جن لوگوں کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں ہوتی کہ ان پر حملہ کیا جائے گا اچانک اِن کے متعلق خبر ملتی ہے کہ انہیں ہلاک کر دیا گیا ہے اسی لئے متشددانہ کارروائیوں کی بہیمیت زیادہ اجاگر ہو کر سامنے آتی ہے اور یہ احساس بڑھتا ہے کہ معصوم لوگوں پر حملہ کیا گیا ہے اگرچہ حملہ کرنے والے تو انہیں نہ صرف یہ کہ معصوم نہیں سمجھتے بلکہ اِن کو بہت سی غیر درست کارروائیوں کا باعث گردانتے ہیں اور ایسے حملوں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ اپنی پالیسیاں بدلنے پر مجبور ہو جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ الیکشن کمیشن نے انتخابات کے نتائج کا اعلان کرنے کیلئے ایک مرکزی کنٹرول روم بنایا ہے جہاں سے نتائج جاری ہونگے۔ اس کے علاوہ اور کسی ذریعے سے انتخابات کے نتائج جاری کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

○ الیکشن کمیشن نے پیپلز ڈیموکریٹک الائنس کے مسٹر اقبال حیدر کی درخواست مسترد کردی ہے الیکشن کمیشن نے کہا ہے کہ اس میں درج کردہ الزامات کا کوئی ثبوت نہیں دیا گیا۔ الیکشن کمیشن نے اعلان کیا کہ تربت۔ پنجگور اور سانگھڑ ۴ اور سانگھڑ ۵ کے حلقوں میں الیکشن عدلیہ کے افسران کرائیں گے۔

○ اسلامی جمہوری اتحاد کے جنرل سیکرٹری پروفیسر غفور نے کہا ہے کہ ہم آٹھویں ترمیم کی جگہ دوسری ترمیم لائیں گے۔ ہم نے یہ کبھی نہیں کہا کہ پاکستان ٹوٹنے کی تمام تر ذمہ داری پیپلز پارٹی پر ہے۔

○ امریکی جریدہ ٹائمز نے کہا ہے کہ سیاسی مبصرین کے خیال میں حالیہ الیکشن پیپلز پارٹی بھاری اکثریت سے جیتے گی۔ جریدے نے لکھا ہے کہ صدر اسحٰق اور جنرل مرزا اسلم بیگ میں مکمل ہم آہنگی ہے۔

○ اسلامی اتحاد کے اہم لیڈر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ ہماری شکست کے اندازے غلط ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کے خلاف دائر کردہ ریفرنسوں کے خلاف بے نظیر بھٹو کے ابتدائی اعتراضات پر فیصلہ ۲۳۔ اکتوبر تک محفوظ کر لیا گیا ہے۔ بے نظیر بھٹو نے عدالت کے اختیارات سماعت پر اعتراض کیا ہے۔

○ سابق وزیر اعظم جونیجو نے شکایت کی ہے کہ ان کے حلقے میں وزیر اعظم جتوئی نے ان کے مخالف امیدوار کے حق میں جلسہ کیا ہے۔ اس حلقہ میں سے ایم کیو ایم بھی مسٹر جونیجو کی مخالف ہے۔

○ صوبہ سرحد کے لیڈر خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ میں پیپلز پارٹی کے خلاف شیطان سے بھی اتحاد کرنے کو تیار ہوں۔

○ ایک اخباری اطلاع کیمطابق پنجاب میں امیدواروں کی انتخابی مہم پر ۴ ارب روپے خرچ ہونگے۔ اوسطاً قومی اسمبلی کا ایک امیدوار ۲۰۔ لاکھ روپیہ اور صوبائی اسمبلی کا امیدوار ۱۳۔ لاکھ روپیہ خرچ کر رہا ہے۔ خاطر تواضع پر ۲۱۔ لاکھ روپے روزانہ خرچ ہو رہے ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی ظلم و تشدد کا سلسلہ جاری ہے تازہ اطلاعات کیمطابق بھارتی فوجیوں نے ۳۲۔ کشمیری حریت پسندوں کو شہید کر دیا ہے۔ بہت بڑی تعداد میں گھروں کو جلا دیا گیا ہلاک ہونیوالوں میں کئی ایسے لوگ تھے۔ جن کو ان کے گھروں میں زندہ جلا دیا گیا۔

○ افغانستان کے صوبہ زابل کے آس پاس شدید لڑائی ہونے کی اطلاعات ملی ہیں۔

○ اسرائیل نے تسلیم کیا ہے کہ اسکے فوجیوں نے بلاجواز فلسطینیوں کو شہید کیا ہے۔ گذشتہ روز فلسطینیوں کو نماز جمعہ ادا کرنے سے روکا گیا۔ فلسطینیوں کو منتشر کرنے کیلئے آنسو گیس پھینکی گئی اور ربڑ کی گولیاں چلائی گئیں۔

○ شام کی فوجوں نے لبنان میں گرین لائن پر واقع رکاوٹوں کو دور کرنا شروع کر دیا ہے۔ یہ لائن پندرہ سال قبل خانہ جنگی شروع ہونے پر عیسائی اور مسلمان علاقے کے درمیان کھڑی کی گئی تھی۔ باغی عیسائی جنرل مشعل عون کو فرانس نے سیاسی پناہ دینے کا اعلان کر دیا ہے وہ اس وقت فرانسیسی سفارت خانے میں پناہ لئے ہوئے ہیں۔ ان کی فیملی کے افراد کو بذریعہ طیارہ بیروت سے کسی دوسرے ملک کیلئے روانہ کر دیا گیا ہے۔ لبنان نے کہا ہے کہ جنرل عون کو لبنان سے باہر نہیں جانے دیا جائے گا۔

○ برطانیہ کے سابق وزیر اعظم مسٹر ایڈورڈ ہیتھ بغداد پہنچ گئے ہیں۔ بیمار اور بوڑھے مغربی ملکوں کے شہریوں کی رہائی کیلئے انسانی ہمدردی کے تحت عراقی حکام سے بات کریں گے وہ صدر صدام سے بھی گفتگو کریں گے۔

○ عراق نے اپنے ملک میں پٹرول کی راشن بندی شروع کر دی ہے۔ اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ اقوام متحدہ کی پابندیوں کے نتیجے میں عراقی معیشت سخت مشکلات کا شکار ہے۔

○ روس کی معیشت کو سرکاری کنٹرول سے آزاد کرنے کیلئے صدر گورباچوف کے منصوبے کو روسی پارلیمنٹ نے منظور کر لیا ہے۔

یہ کافی نہیں کہ آپ نے الفضل کسی سے لے کر پڑھ لیا۔ آپ خود خریدیں اور پڑھیں۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم پروفیسر ناصر احمد صاحب قریشی اسیر راہ مولیٰ سنٹرل جیل سکھر کے پاؤں میں شدید تکلیف ہے۔ تقریباً بارہ برس قبل اس پاؤں کا اپریشن ہوا تھا۔ ایک لمبے عرصہ کے بعد دوبارہ تکلیف شروع ہو گئی۔

○ مکرم رانا عبدالرب خان صاحب۔ ربوہ کی ہمشیرہ محترمہ حفیظہ بیگم صاحبہ کے گلے کا اپریشن کراچی میں ہو رہا ہے۔

○ مکرم چوہدری فقیر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ سانگلہ ہل پر ۱۷، اکتوبر کو فالج اور برین ہیمبرج کا حملہ ہوا ہے۔ اب الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔

احباب ان کی شفایابی کے لئے دعا کریں۔

تقریب شادی

عزیزہ منصورہ اظہر بنت مکرم عبدالشکور صاحب اظہر کی تقریبِ نکاح و رخصتانہ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۹۰ء بروز جمعۃ المبارک بمقام انتظام لاج دارالرحمت وسطی بخیر و خوبی انجام پائی۔

عزیزہ منصورہ اظہر کا نکاح عزیز مولود احمد صاحب ابن مکرم وددا احمد صاحب ہاشمی آف سانگلہ ہل کے ہمراہ بعوض تیس ہزار روپے مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب نے پڑھا۔ ایجاب و قبول سے قبل محترم مولانا صاحب نے مسنونہ آیاتِ قرآنیہ تلاوت فرمائیں اور پھر ان کی روشنی میں ایک بصیرت افروز خطبہ دیا۔ آپ نے فرمایا کہ بنی نوع انسان کی حقیقی فلاح و بہبود اور عالمی امن، صلح و آشتی کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ نکاح کے موقعہ پر پڑھی جانے والی آیات پر عمل کرتے ہوئے قول سدید سے کام لیں اور نفس کی شرارتوں سے بچ کر رہیں اگر ہر احمدی گھرانے کے اندر ان ارشاداتِ خداوندی پر عمل کیا جانے لگے تو ایک مثالی معاشرہ اور پیار و محبت کا ماحول قائم ہو گا جسے ارد گرد کے رہنے والے بھی محسوس کریں گے۔ اس ضمن میں ہر نئے احمدی گھرانے پر بہت اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دنیا میں پیار محبت، امن و آشتی کا ماحول پیدا ہو۔

احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے ہر جہت سے بابرکت کرے۔

سانحۂ ارتحال

مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ کے بڑے بھائی مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ امیر جماعت احمدیہ حلقہ داتہ زیدکا و نائب امیر ضلع ایک مختصر علالت کے بعد مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو وفات پا گئے۔ آپ حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحب سابق امیر حلقہ داتہ زیدکا کے بڑے بیٹے تھے آپ ۱۹۴۵ء سے لے کر ۱۹۹۰ء تک (سوائے دو سال کی مدت چھوڑ کر) اللہ تعالیٰ کے فضل سے امارت کے عہدہ پر فائز رہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبرِ جمیل عطاء فرمائے۔

ضرورت معلمین

نظارت اصلاح وارشاد مقامی کو معلمین کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جن کو خدمت دین کا شوق ہو اور وہ بطور معلم تعلیمی تربیتی امور سرانجام دے سکتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں صدر/امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔ درخواست میں مندرجہ ذیل کوائف درج کئے جائیں۔

نام۔ ولدیت۔ عمر۔ تعلیم۔ دینی تعلیم۔ جماعت میں خدمت اور تجربہ۔ تاریخ بیعت زیر کفالت افراد کی تعداد۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی)

اعلان برائے توجہ لجنات

جن لجنات نے مرکزی سالانہ امتحان معیار اول اور معیار دوم کے نتائج کی فہرستیں بمع ولدیت اور زوجیت کے ابھی تک لجنہ پاکستان کو نہیں بھجوائیں وہ جلد از جلد فہرستیں بھجوا دیں تاکہ اُن کو اسناد کامیابی دی جا سکیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ پاکستان)

ناظمین اطفال کی توجہ کیلئے

ناظمین اطفال سے گزارش ہے کہ اپنی ماہانہ رپورٹ ہر ماہ کی ۱۵ تاریخ تک دفتر اطفال میں ارسال کر دیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی وفات پر

قرار دادہائے تعزیت

مجلس انصاراللہ پاکستان

مجلس انصاراللہ پاکستان کی مرکزی عاملہ کا اجلاس حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پوتے، حضرت فضل عمر کے فرزند ارجمند جماعت احمدیہ کے ایک نہایت فعال اور خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، نافع الناس شخصیت محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی وفات حسرت آیات پر گہرے دکھ اور غم وحزن کا اظہار کرتا ہے

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۹۰ء صبح تقریباً ۹ بجے ربوہ میں بعمر ۷۲ سال وفات پا گئے۔ محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے ڈاکٹری کی پیشہ ورانہ تعلیم مکمل کرنے کے بعد زندگی وقف کرنے کی سعادت پائی اور اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ ایک مثالی واقفِ زندگی کے طور پر گزار کر دُکھی انسانیت کی جس طرح بے لوث خدمت کی وہ تاریخ کا ایک قابلِ قدر باب ہے۔ فضلِ عمر ہسپتال میں ۳۸ سال خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ جس میں ۲۴ سال بطور چیف میڈیکل آفیسر آپ نمایاں خدمات سرانجام دیتے رہے۔

ربوہ کی تعمیر وترقی کے کام کرنیوالوں میں آپ بنیادی ارکان میں سے ہیں۔ اولین سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی کی حیثیت سے آپ نے ربوہ کو آباد کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔

تاریخ احمدیت کے نازک موڑ پر جب دشمن نے حضرت فضل عمر پر بیت المبارک میں قاتلانہ حملہ کر کے آپ کو شدید زخمی کر دیا اور اس حملہ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی طویل بیماری کے دوران جسطرح دن رات ایک کر کے محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے حق خدمت ادا کیا وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ نیز ۱۹۵۵ء کے یورپ کے دورے میں آپ کو حضرت فضل عمر کی معیت اور مرافقت کا شرف حاصل ہوا۔ اسی طرح آپ کو حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) کے معالج کے طور پر بھی خدمت کی سعادت نصیب ہوئی۔

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے امامت ثانیہ کے بابرکت دور میں تنظیم خدام الاحمدیہ کے نائب صدر کے طور پر سال ہا سال نوجوانوں کی تربیت کے میدان میں مدبرانہ قیادت فرمائی بعد ازاں مجلس انصاراللہ مرکزیہ میں ۱۹۶۲ء تا ۱۹۶۹ء بطور قائد ایثار، ۱۹۷۰ء تا ۱۹۷۸ء بطور قائد ذہانت وصحتِ جسمانی اور ۱۹۷۹ء تادم واپسیں بطور رکن خصوصی خدمات دینیہ کی توفیق پائی۔

آپ دُعاگو اور عبادت گزار بزرگ تھے۔ یقیناً آپ کی وفات سے جماعت میں ایک خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس خلاء کو جلد پُر فرمائے اور ہمیں ان بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے اور بنی نوع انسان کی حقیقی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

اس قومی سانحہ کے موقع پر ہم حضرتِ امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، افرادِ خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور خاص طور پر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے سوگوار پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی اور جذباتِ تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور اپنے رب کے حضور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ داغِ مفارقت دینے والے اس ہمدرد خلائق محترم بھائی کو اپنی رضاء کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت، طاقت اور صبر جمیل سے نوازے۔

ہم ہیں اراکین مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ

جماعت احمدیہ برطانیہ

یہ خبر انتہائی افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پوتے اور حضرت فضل عمر کے صاحبزادے اور حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) کے بڑے بھائی محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب بقضائے الٰہی مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۹۰ء کو ربوہ میں وفات پا گئے ہیں۔ ہم ممبران جماعت احمدیہ برطانیہ محترم صاحبزادہ صاحب کی رحلت پر گہرے رنج وغم اور حزن وملال کا اظہار کرتے ہیں

موصوف ۱۹۱۸ء میں قادیان میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم قادیان میں ہی پائی۔ محترم صاحبزادہ صاحب شروع سے ہی امامت کے انتہائی فدائی اور عبادت میں غیر معمولی شغف اور شوق رکھنے والے تھے۔ امامت سے ساتھ آپ کی وابستگی اور اطاعت ایک مثالی رنگ رکھتی تھی اور یہ صفت آپ کے اوصاف حسنہ کا ایک امتیازی پہلو تھا اور دیگر افرادِ جماعت کے لئے ایک قابلِ تقلید نمونہ۔

موصوف خدا کے فضل سے واقفِ زندگی تھے اور موصی تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے وقف کی روح کو خوب نبھایا۔ تادم آخر آپ ایک خاموش خدمتگار کے رنگ میں جماعت کے اندر اور جماعت کے باہر بلا امتیاز انسانیت کی خدمت کرتے رہے۔

۱۹۵۰ء سے لیکر ۱۹۵۹ء تک بعض مصالح کی بناء پر جب خدام الاحمدیہ کی صدارت سیدنا حضرت فضلِ عمر نے بنفسِ نفیس سنبھالی تو اس دوران حضرت مرزا ناصر احمد امام جماعت احمدیہ (الثالث) اور صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کو حضور کے ساتھ بطور نائب صدر خدام الاحمدیہ کی خدمات بجالانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اسی طرح ایک لمبے عرصہ تک مجلس انصاراللہ مرکزیہ میں قائد ایثار اور قائد صحت جسمانی کے طور پر بھی آپ کو خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ وفات کے وقت بھی آپ مجلس انصاراللہ مرکزیہ پاکستان میں رکنِ اعزازی کے طور پر شامل تھے۔

جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ میں جب ٹاؤن کمیٹی کا قیام عمل میں آیا تو اس کے پہلے چیئرمین کے طور پر خدمت کی سعادت بھی محترم صاحبزادہ صاحب کے حصہ میں آئی۔

محترم صاحبزادہ صاحب حضرت بانی سلسلہ کی اولاد میں سے سب سے پہلے ڈاکٹر ہیں۔ ڈاکٹر ہونے کے ناطے سے مرکز کے معروف ادارہ فضل عمر ہسپتال میں آپ نے ایک لمبا عرصہ چیف میڈیکل آفیسر کے طور پر خدمت سرانجام دی۔ فضل عمر ہسپتال کے قیام اور موجودہ شاندار عمارت کی تعمیر میں بھی آپ نے انتھک محنت اور فدائیت سے دن رات کام کرنے کی سعادت پائی۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے محترم صاحبزادہ صاحب کو ایک لمبا عرصہ حضرت فضل عمر اور حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالثؒ) کی خدمت کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائی۔

حضرت فضلِ عمر جب بغرض علاج سفر یورپ پر تشریف لے گئے تو محترم ڈاکٹر صاحب کو بھی اس قافلہ میں شمولیت اور خدمت کا موقع ملا۔ بعد ازاں آپ کی خصوصی توجہ اور کوشش سے اس سفر کا ایک یادگار تصویری البم شائع ہوا جو ہمیشہ جماعتی لٹریچر میں یاد رکھا جائے گا۔

گذشتہ سال ۱۹۸۹ء میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو جماعت احمدیہ برطانیہ کے یادگار جوبلی جلسہ سالانہ میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی

آج محترم ڈاکٹر صاحب اس دنیا میں نہیں ہیں لیکن ان کی خدمات ان کی یادیں ہمیشہ تاریخ احمدیت میں محفوظ رہیں گی

اس عظیم جماعتی صدمہ پر ہم ممبران جماعت احمدیہ برطانیہ اپنے پیارے امام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں، محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی اہلیہ اور بچگان ان کے بھائیوں اور بہنوں نیز جملہ افراد خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور ساری جماعت کے مرد وزن سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی نیکیوں اور خوبیوں کو جماعت میں جاری و ساری رکھے۔

آپ کا خط ملا

مکرم سمیع اللہ صاحب قمر۔ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ زمبابوے سے لکھتے ہیں۔

الفضل کا معیار خدا تعالیٰ کے فضل سے دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ اور روحانی پیاسوں کی سیرابی کے ساتھ ساتھ ان کی تربیت واصلاح کا کام بھی موجودہ زمانہ کے لحاظ سے بڑی عمدگی سے کر رہا ہے۔ پھر دور دراز ملکوں میں ہمیں جماعتی اور ملکی حالات سے آگاہی ہوتی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی کوششوں کو قبول فرمائے اور دشمن کی نظر بد اور شر سے اپنے فضل سے محفوظ رکھے۔ اور الفضل کو جاری رکھنے کی راہ میں آپ سب کو جو مشکلات درپیش ہیں ان کو دور فرمائے۔

خاکسار
سمیع اللہ قمر

اے سُننے والو سنو کہ خدا
تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس
یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ اس
کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ
کرو۔ نہ آسمان میں نہ زمین
میں۔ تمہارا خدا وہ خدا ہے
جو اب بھی زندہ ہے جیسا
کہ پہلے زندہ تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

حبوب مفید اٹھرا ۱۵/- ، ۴۵/-	اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۱۵۰/-	زد جام عشق ۱۲۰/-
تریاق معدہ ۸/- ، ۱۶/-	روشن کاجل ۵/-	سرمہ جواہر ۵/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار۔ ربوہ

فون ۶۳۴

نرینہ اولاد سے محروم۔ بے اولاد۔ اٹھراء۔ سوکھا، گرمی۔ گیس کا علاج کرنے والے

۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

زیر نگرانی

حکیم عبد الحمید اعوان

ابن حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ فون ۴۳۱ $\frac{۷۴۸۴۴}{۷۶۴۹۷}$

برانچیں

ربوہ :۔ اقصیٰ چوک نزد ٹیڈر بکس

ملتان :۔ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ

چوک قلعہ کالووالہ :۔ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

کراچی :۔ محمود آباد نمبر ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ

خواتین کے لئے انتظام کیساتھ

ھوالشافی

CMC

کیورٹو کورسز

بواسیر کورس	۴۰/-	PILES COURSE
دمہ کورس	۶۰/-	ASTHMA COURSE
پتھری گردہ کورس	۱۶۵/-	KIDNEY STONE COURSE
انفکشن گردہ کورس	۱۸۰/-	KIDNEY INFECTION COURSE
چھوٹا قد کورس	۱۰۰/-	DWARFISHNESS COURSE
کمزوری جسم کورس	۴۵/-	BODY BUILDING COURSE
کثرت پیشاب کورس	۴۰/-	URINATION COURSE
بانجھ پن کورس	۷۵/-	STERILITY COURSE
پھلبہری کورس	۱۰۰/-	LEOCODERMA COURSE

نیز دیگر امراض کے کورسز اپنے قریبی میڈیکل سٹور سے طلب کریں یا براہ راست ہم سے منگوائیں۔

کیورٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) (ڈاکٹر راجہ ہومیو) لاہور / کراچی

ہیڈ آفس گولبازار۔ ربوہ

فون :۔ ۷۷۱۔ ۶۰۶

حنیف ہومیوپیتھک کلینک

۱۷۶۔ بینک سکوائر مارکیٹ نزد شیزان بیکری ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

موسم گرما کے اوقات کار

اتوار سے جمعرات تک صبح ۹ بجے سے ۱۱½ بجے

شام ۶ بجے سے ۸½ بجے تک

جمعہ کو صرف صبح اور ہر ہفتے کو صرف شام کے وقت دواخانہ کھلا ہوگا۔

خاکسار :۔ ڈاکٹر شیخ محمد حنیف آف کوئٹہ حال لاہور

ربوہ میں آپ کے قدیمی احمدی جیولرز

محمود جیولرز

گولبازار ربوہ

فون :۔ ۶۸۱ / ۶۸۲

طلائی ونقرئی زیورات کی معیاری دوکان

الحمد جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ

شراکتی کاروبار کا نادر موقعہ

میرا ایک کمرشل پلاٹ رقبہ (۴) چار کنال عادل ہسپتال مین بولیوارڈ روڈ لاہور چھاؤنی سے ملحق ہے۔ بہت اعلیٰ جگہ برائے پرائیویٹ ہسپتال ہے۔ کسی اور کاروبار کیلئے بھی سوچا جاسکتا ہے۔ شراکت کیلئے مالی طور پر مستحکم پارٹی کی ضرورت ہے۔

صرف کاروباری مخلص حضرات رابطہ کریں۔

قمر رشید ڈوگر

رابطہ کیلئے ◀ چوہدری عبد الرشید ڈوگر

آفندی کالونی A - ۳۴، راولپنڈی

فون نمبر ۸۴۱۰۶۱

روائتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

فون

دکان : ۶۴۹

رہائش : ۸۴۱

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گذارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کیلئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے۔ لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرمالینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔

مینیجر الفضل

قدیمی ـــ اوّلین ـــ شہرہ آفاق

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

فون ۷۳۹۹۷

برانچیں

کراچی :۔ فون نمبر ۴۱۳۲۵۱

لاہور :۔ ۱ - ۵ - ۳ گلشن راوی

ملتان :۔ چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ

منڈی بہاؤالدین :۔ بالمقابل شاہ تاج شوگر مل

رحیم یار خان :۔ فون نمبر ۴۷۹۹

ربوہ :۔ اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر ۵۵۸